سوال

م اور مصافحہ (١٧١) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(اکتوبر ۱۹۹۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کے وقت سلام کہنا بھی مسنون ہے۔ چنانچہ ''سنن ابی داوَد'' میں حدیث ہے :

'إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ، فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ، فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ' (سنن ابی داوَد، بابٌ فِی السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ، رقم: ۵۲۰۸)

ب ایک تمہارا مجلس میں آئے تو سلام کہے پس جب اٹھ کر جائے پھر بھی سلام کہے۔ پہلے سلام کی شرعی حیثیت دوسرے سے زیادہ نہیں۔''

مقصد یہ ہے دونوں دفعہ سلام کہنا مسنون ہے۔

جہاں تک مصافحہ کا تعلق ہے۔ سو اس بارے میں عرض ہے اگر تو رخصت ہونے والا مسافر ہے۔ اس سے مصافحہ کا جواز ہے۔ چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے :

'كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ، فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔' (سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب ما یقول اذا ودّع انسانا، رقم: ۳۴۴۲)

یعنی نبی ﷺ جب کسی آدمی کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اُسے نہ چھوڑتے حتی کہ آدمی نبی ﷺ کے مبارک ہاتھ کو چھوڑتا۔ پھر مسافر کو رخصت کرتے وقت آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے۔

عِ اللّٰہَ دِینَکَ وَأَمَانَتَکَ وَآخِرَ عَمَلِکَ'

حدیث مسافر سے مصافحہ پر دالّ ہے۔ (واللہ اعلم) اور اگر رخصت ہونے والا غیر مسافر ہے تو اس سے مصافحہ کے بارے میں کوئی مرفوع صحیح حدیث ثابت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی صحیح اثر موجود ہے۔ لہٰذا مصافحہ سے اجتناب کرنا چاہیے۔

صرف ایک ہاتھ سے مسنون ہے۔ اس بارے میں کئی ایک احادیث وارد ہیں۔ چند ایک ملاحظہ فرمائیں :

'أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ۔۔۔۔' (سنن الترمذی، بحوالہ مشکاۃ المصابیح للالبانی، رقم: ۵۸۲۴)

ول اللہ ﷺ جب کسی آدمی سے مصافحہ کرتے اپنے ہاتھ کو اُس کے ہاتھ سے جدا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ آدمی اپنا ہاتھ جدا کرتا۔''

سری روایت میں ہے :

'قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ۔' (سنن الترمذی، باب المصافحۃ، رقم: ۲۷۲۸)

اور تیسری روایت حدیث الودیع ہے جو پہلے گزر چکی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (تحفۃ الاحوذی۔ مؤلفہ محدث عبدالرحمن مبارکپوری۔ رحمۃ اللہ علیہ)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب اللباس:صفحہ:506

محدث فتویٰ